Date: (Test 1) اسلامیات Day:

سیدہ فائزہ کاظمی

سوال نمبر 1

رسول پاک ﷺ کی سفارتی کوششیں ایک مضبوط سفارت کار کے طور پر ان کی صلاحیتوں کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں۔ مکی اور مدنی دونوں ادوار میں ان کی ایسی کوششوں کی وضاحت کریں۔

جواب:

(1) تعارف

بقولِ اقبال (بالِ جبریل)

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

نبی پاک ﷺ کی ذاتِ مبارکہ جیسا کہ اقبال فرماتے ہیں ایک جامع شخصیت کے حامل تھے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں ہر شعبے کے لیے راہنمائی ہے۔ انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی معاملات اور سیاسی، معاشرتی، اور معاشی مسائل تک آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے ایسی راہنمائی ملتی ہے جو آج تک انسانیت کے لیے مشعلِ راہ بنی ہے اور تا قیامت رہے گی۔ آپ ﷺ سب سے عظیم سفارت کار تھے۔ آپ ﷺ نے عرب کے حکمرانوں کو خطوط لکھے، وفود بھیجے اور بعض جگہوں پر تو آپ ﷺ خود تشریف لے کر گئے کہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ مکی زندگی میں آپ ﷺ نے حلف الفضول، ہجرتِ حبشہ اور سفرِ طائف کے ذریعے سفارت کاری کی عظیم

مثالیں قائم کیں۔ جبکہ مدنی زندگی کے دور میں آپؐ نے سب سے پہلے اوس اور خزرج کے باہمی انتشار کو ختم کروایا اور بعد میں میثاقِ مدینہ کے ذریعے ان دو قبائل کا مہاجرین مکہ سے مواخات کا رشتہ قائم کیا۔ یہ آپؐ کی عظیم سفارت کاری کا منہ بولتا ثبوت تھا جو میثاقِ مدینہ کے ذریعے آپؐ نے اپنی حکمرانی کو مدینہ کے اندر تسلیم کروایا اور پھر اپنی تمام تر توجہ عسکری قوت کو بڑھانے میں لگا دی۔ اسی طرح صلح حدیبیہ کے ذریعے آپؐ نے مکہ کی فتح کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ اس کے علاوہ آپؐ چاندی کی ایک مہر بھی استعمال کرتے تھے جو خطوط پر ثبت کی جاتی تھی۔ آپؐ نے نہ صرف عرب بلکہ بیرونِ عرب بھی سفارت کاروں کے ذریعے خطوط بھیجے اور اسلام کی دعوت کو عام کیا۔ ان میں نجاشی شاہ حبشہ، کسریٰ ایران، قیصرِ روم وغیرہ شامل ہیں۔ آپؐ کے بڑھتے اثر و رسوخ میں اہم کردار آپؐ کا کردار تھا جس کے مشرکین بھی معترف تھے

(۵) رسول پاکؐ کی سفارت کاری کا محور مرکز:

اسلام کے اوائل میں قریشِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر آپؐ نے ان کو ہجرتِ حبشہ کا حکم دیا۔ مگر قریش نے مسلمانوں کو ستانا پھر بھی نہ چھوڑا۔ اور انھوں نے شاہ حبشہ کو مسلمانوں کے خلاف کرنا چاہا تاکہ وہ ان کو واپس مکہ بھیج دے مگر نبی پاکؐ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے نجاشی کے دربار میں صحابہ نے اس انداز سے مکالمہ کیا کہ نجاشی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور مسلمانوں کو آزادی سے وہاں رہنے کی اجازت دے دی۔ یہاں سے آگے نبی پاکؐ نے

Date: ________ Day: ________

وقتاً فوقتاً عرب کے مختلف جزیروں میں صحابہ کرام رض کو سفارت کاری کے لیے بھیجنا شروع کردیا۔ نبی پاک ﷺ کی سفارت کاری کا مقصد توحید کے پیغام کو عام کرنا تھا تاکہ ایک خدا کا بول بالا ہو اور عرب بتوں کی پوجا سے باز آجائیں

(3) مکی زندگی میں نبی پاک ﷺ کی سفارت کاری:

آپ ﷺ مکی زندگی میں درج ذیل سفارت کارانہ سرگرمیوں میں مصروف رہے:

(i) حلف الفضول:

یہ قریش کے قبائل کا ایک معاہدہ تھا جس میں بنو ہاشم بھی شریک تھے جو آپ ﷺ کا قبیلہ تھا۔ اس معاہدہ کا مقصد یہ تھا کہ کسی مظلوم پر ظلم نہ کیا جائے گا بلکہ اس کی حمایت کے لیے سب کھڑے ہوں گے مظلوم چاہے مکہ کا رہنے والا ہو یا باہر کا سب اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

اس معاہدے کے بارے میں نبی پاک ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اس معاہدے کے بدلے مجھے سرخ اونٹ بھی پسند نہیں۔

(ii) ہجرتِ حبشہ:

آپ ﷺ نے جب اسلام کی کھلے عام تبلیغ شروع کی تو قریش مکہ کی شدید مخالفت و مخاصمت کا سامنا کرنا پڑا۔ قریش آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے پیچھے پڑ گئے اور پھر عمل کرلینے سے آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو تکالیف پہنچاتے۔

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری اپنی کتاب "الرحیق المختوم" میں بیان فرماتے ہیں کہ جب قریش کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا جس میں 18 مرد اور چار

Date:________ Day:________

خواتین شامل تھیں۔

آپؐ نے ہجرت سے پہلے نجاشی شاہ حبشہ کو خط لکھا کہ مسلمانوں کے ساتھ تعاون کیا جائے اور ان کا احترام کیا جائے۔ نجاشی نے مسلمانوں کو خاص طور پر امان دی اور قریش کو واپس لوٹا یا اس طرح پہ آپؐ کی سفارت کاری کی کامیاب کوشش ٹھہری۔

(iii) سفرِ طائف:

قریش مکہ کے ظلم و ستم سے دل برداشتہ ہوکر آپؐ نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز طائف کو بنانا چاہا۔ اس سفر میں آپؐ کے ہمراہ حضرت زید بن حارثہ رضی تھے۔ آپؐ نے طائف کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی اگرچہ انھوں نے آپؐ کی دعوت قبول نہ کی مگر نبی پاکؐ کی دعا کہ اس قوم کی آنے والی نسلیں اسلام کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کریں گی۔ بالکل سچ ثابت ہوئیں اور یہ آپؐ عظیم شخصیت کا کمال تھا۔

(4) مدنی زندگی میں سفارت کاری:

مدنی زندگی جو کہ اسلام کی اشاعت اور پھیلاؤ میں اہم دور تھا کے دوران نبی پاکؐ نے درج ذیل سفارت کارانہ سرگرمیوں میں حصہ لے کر اسلام کو اس کے عروج تک پہنچایا۔

(i) ہجرتِ مدینہ اور اسلام کی اشاعت کا دور:

نبی پاکؐ نے اپنے صحابہ رض کو پہلے ہی قریش کے ظلم سے تنگ آکر ہجرت کرنے کا حکم دیا تھا۔ جبکہ آپؐ نے بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد اپنے صحابہ کرام رض کو لے کر مدینہ کی طرف ہجرت کا

Date: Day:

ارادہ فرمایا۔ صحابہ کرام خفیہ طور پر ایک ایک کرکے مدینہ کے لیے روانہ ہو رہے تھے تاکہ قریش کو شک نہ ہو۔ مگر قریش کی مخالفت کے باوجود نبی پاکﷺ اپنے صحابہ کرام سمیت مدینے ہجرت کرنے میں کامیاب رہے۔ مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے آپﷺ نے اندرونی قوت کو مضبوط کرنے کے لیے اوس اور خزرج قبیلے کو انصار میں یکجا کر دیا اور بعد میں انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ کے درمیان مواخات اور بھائی چارے کا رشتہ قائم کر دیا۔ آپﷺ کے مدنی دور میں اسلام میں بے پناہ ترقی ملی جس کی بڑے دور رس نتائج نکلے تھے مثلاً۔

1) اسلام کو محفوظ مرکز مل گیا تھا۔
2) اشاعت اسلام میں تیزی آ گئی تھی۔
3) مسلمان متحد اور منظم ہو گئے تھے۔
4) منفرد اور جداگانہ مسلم قومیت وجود میں آ گئی تھی۔
5) اسلامی ریاست کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔

(ii) میثاقِ مدینہ اور مسلم قومیت کی منفرد حیثیت :

میثاقِ مدینہ کے ذریعے آپﷺ نے مسلمانوں کی قومیت ہی کو نہ صرف مدینہ میں قائم کر لیا بلکہ اس کی جداگانہ حیثیت کو بھی تسلیم کروا لیا۔ نبی پاکﷺ کی مدینہ آمد کے وقت یہ چار قبائل میں منقسم تھا۔

1) انصار
2) مہاجرین
3) منافقین
4) یہود

ان سے آگے مزید قبائل اور شاخیں پھیلی ہوئی تھیں۔ ان قبائل کے درمیان کوئی امن نہیں تھا بلکہ بیشتر وقت باہم لڑائی جھگڑے رہتے تھے

Date:
Day:

نبی پاکؐ نے ان قبائل کو سیاسی وحدت میں پرونے کے لیے میثاقِ مدینہ کے لیے ان سب کو ایک لڑی میں پرو دیا اور نہایت عقلمندی سے بنا کسی خون خرابے کے مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کو بھی تسلیم کروایا ساتھ ہی اس معاہدے کے ذریعے مسلمان بیرونی سازشوں سے بھی محفوظ ہو گئے تھے کیونکہ اب یہود یا منافقین کسی کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو نقصان ہرگز نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور اس معاہدے کے نتیجے میں آپؐ کو بلا شرکتِ غیرے مدینہ کا حکمران تسلیم کر لیا گیا تھا۔

(۱۷) صلح حدیبیہ:

یہ وہ معاہدہ تھا جس میں قریشِ مکہ نے اپنی ساری شرطوں کے ساتھ اس کو مسلمانوں پر مسلط کیا تھا اور صحابہ نے اس معاہدے کو اصل حالت میں منظور کرنے پر بھی اعتراض کیا مگر آپؐ کی دور اندیشی نے چند ہی سالوں میں عیاں کر دیا کہ کس طرح قریش کی ہی شرطوں پر ماننے گئے اس معاہدے سے مسلمانوں کو کامیابی ہو جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مفہوم: (اور بے شک ہم نے آپؐ کو کھلم کھلا فتح عطا کی۔ [القرآن])

آپؐ کی اس کامیاب سفارت کاری کی وجہ سے قریش نے امتِ مسلمہ کے وجود کو تسلیم کیا، قبائلِ عرب کی مخالفت کا خاتمہ ہو گیا، جزیرۃ العرب میں امن و امان قائم ہو گیا اور فتوحات کا سلسلہ بڑھ گیا۔

(ج) اختتامیہ:

الغرض آپ ﷺ کی سفارت کاری سے آپ ﷺ کی ذات کے ایسے انمول پہلوؤں کا ادراک کیا جا سکتا ہے کہ جن میں صبر و حوصلہ بھی، جلد بازی کا کوئی عنصر نہیں اور نہایت عقلمندی سے کیے گئے فیصلے تھے۔ قریش مکہ، طائف، ہجرت کی تکالیف سب کو برداشت کرتے بھی نبی پاک ﷺ اور ان کے جانثار صحابہ نے اسلام کے مقصد کو زندہ رکھا جس میں آپ ﷺ کے خطوط نے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ نبی پاک ﷺ کی سفارت کاری کا دائرہ نہایت وسیع ہو کر بین الاقوامی سطح تک بھی پہنچا جہاں پر موجود بادشاہ بھی اسلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

CamScanner